Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نوٹ ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۱/۶۶	۱۰ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۹۷ھ ۔ یکم امان ۱۳۵۶ ہش ۔ یکم مارچ سنہ ۱۹۷۷ء	نمبر ۴۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم امان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت ابھی ناساز ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ یکم امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

اعصابی بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب باب الابواب ربوہ کا بچہ عزیز فرید محمود سلمہٗ بعمر اڑھائی سال کے جسم کا ایک بڑا حصہ کھولتا ہوا پانی گرنے سے جل گیا ہے۔ زخموں کی وجہ سے بچہ بہت تکلیف میں ہے۔ علاج جاری ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز سلمہٗ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور باقبال لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ لاہور کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعتِ احمدیہ لاہور کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۔ مارچ بروز جمعرات صبح دس بجے دارالذکر میں منعقد ہوگا۔ مرکز سے متعدد علماء تشریف لاکر تقاریر فرمائیں گے۔

مقامی احباب بکثرت تشریف لاکر مستفیض ہوں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعتِ احمدیہ لاہور)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی پاکی اور پاک زندگی حاصل کرنے کے تین طریق

تدبیر اور مجاہدہ ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ۔ صحبتِ کاملین اور صالحین

"حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کرکے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو اور اس کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے اور دوسری دعا کہ ہر وقت جنابِ الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجائے اور چاہیئے کہ اسی طرح دعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجائے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسی چمکتی ہوئی شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اس کی کمزوریاں دور فرما دے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعا سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق صحبتِ کاملین اور صالحین ہے کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں جن کے اجتماع سے آخر کار فضل شاملِ حال ہو جاتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۴)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کوئی غریب نہیں ہوتا

بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

(ترجمہ) اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی غریب نہیں ہو جاتا۔ اگر کسی کو ایسے خرچ کا حوصلہ پیدا ہو جائے تو خدا خود اس کا مددگار بن جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے غلبۂ اسلام کی مہم میں اپنے اموال کا نذرانہ اس کے حضور پیش کیجئے۔ یہ مال بھی تو اسی کا دیا ہوا ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم امان ۱۳۵۶ ہش

یکم مارچ ۱۹۷۷ء

جھوٹ کی نجاست اور اسکی ہلاکت آفرینی

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اسلام نے جھوٹ کی پُر زور مذمت کی ہے اور اس کے بالمقابل صداقت شعاری اختیار کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جھوٹ بولنا معمولی گناہ نہیں ہے بلکہ یہ اتنا بڑا گناہ ہے جو انسان کو راندۂ درگاہ بنا کر اسے خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنانے کا موجب بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کی مضرت کو واضح کرنے کیلئے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ جھوٹ بولنا اور جھوٹ کو اپنا شعار بنانا ایک ایسے جرم کے ہم پلّہ جرم ہے جو ناقابلِ معافی ہے اور انسان کو اس کی سزا مل کر رہتی ہے۔ وہ ناقابلِ معافی جرم یا گناہ شرک ہے یعنی دوسروں کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ شرک کو ناقابلِ معافی گناہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۝

(النساء آیت ۱۱۷)

ترجمہ:۔ اللہ اس (گناہ) کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کا (کسی کو) شریک بنایا جائے اور جو (گناہ) اس سے ادنیٰ ہوگا (اسے) جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔ اور جو شخص (کسی کو) اللہ کا شریک بنائے تو (سمجھو کہ) وہ (سیدھے راستہ) سے بہت دُور جا پڑا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے شرک ایسے عظیم گناہ کی مضرت اور ہلاکت آفرینی کو ایک مثال سے بھی واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس مثال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ (الحج آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کا شریک کسی کو بناتا ہے وہ آسمان سے گر جاتا ہے اور پرندے اس کو اچک کر لے جاتے ہیں اور ہوا اس کو کسی دوسری جگہ پر پھینک دیتی ہے۔

اِن آیات سے شرک کی انتہائی مضرت اور ہلاکت آفرینی ظاہر و باہر ہے۔ شرک کی اِس مضرت اور ہلاکت آفرینی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے یہ امر خاص اہمیت کا حامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآنِ مجید میں شرک اور بُت پرستی سے مجتنب رہنے کی تلقین کی ہے وہاں ساتھ ہی ایک اور گناہ سے بھی بکلّی اجتناب اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ (الحج آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ:۔ پس چاہیئے کہ تم بتوں (کے شرک) کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹ سے بچو اللہ کے لئے راست روی اختیار کرتے ہوئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتے ہوئے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شرک اور جھوٹ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کر کے ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اِس سے صاف عیاں ہے کہ جھوٹ بھی شرک ہی کی طرح انتہائی خطرناک گناہ ہے اور اپنے انجام کے لحاظ سے کچھ کم ہولناک نہیں ہے جبھی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جھوٹوں پر لعنت کی ہے جیسا کہ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ (آلِ عمران آیت ۶۲) سے ظاہر ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جھوٹ بھی ایک قسم کا بُت ہی ہوتا ہے۔ ایک جھوٹا انسان اسی لئے بار بار اور جان بُوجھ کر جھوٹ بولتا ہے کہ وہ اپنی عاقبت نا اندیشی سے یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جھوٹ ہی مطلب براری کا ذریعہ ہے وہ جھوٹ کو اپنا کارساز بنا لیتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگست ۱۹۰۲ء کے اواخر میں ایک روز اپنی مجلس میں جھوٹ کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔" (ملفوظات جلد سوم ص۳۵۰)

جھوٹ کی ایسی خطرناک مضرت اور ہلاکت آفرینی کے باوجود اِس زمانہ میں جھوٹ اِس کثرت سے بولا جاتا ہے اور دن رات بولا جا رہا ہے کہ الامان والحفیظ۔ اگر حقیقی اسلام کا لوگوں کو پاس ہو اور انہیں یہ یقین ہو کہ واقعی اسلام کی رُو سے جھوٹ شرک ہی کی ایک قِسم ہے اور یہ کہ جھوٹ کو اپنا وطیرہ بنانا یقینی اور قطعی طور پر ہلاکت کی راہ پر گامزن ہونا ہے تو وہ کبھی اس کے قریب بھی نہ پھٹکیں لیکن دُنیا بھر میں ہر روز کا مشاہدہ یہ ہے کہ اِس کثرت سے جھوٹ بولا جاتا ہے کہ گویا جھوٹ کے آگے اسلام نے جو بند باندھا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے اور اِس زمانہ میں اِس کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ دُنیا کو اِس جھوٹ سے نجات بخشے اور اپنے فضل سے سچائی اور حق و صداقت کا بول بالا کرے۔ آمین

مجھے معلوم نہیں

کِس طرف لوگ بڑھے ہیں مجھے معلوم نہیں
ہوش بھی ساتھ لئے ہیں مجھے معلوم نہیں

ہاتھ سے ہاتھ ملاتے تو سبھی کو دیکھا
دل سے کچھ دل بھی ملے ہیں مجھے معلوم نہیں

یہ تو سنتے ہیں کہ صحرا میں بھی آئی ہے بہار
کِس قدر پھول کھلے ہیں مجھے معلوم نہیں

کونپلیں پھوٹی ہیں پیڑوں میں کبھی کی لیکن
خشک پتّے بھی جھڑے ہیں مجھے معلوم نہیں

یہ خبر ہے کہ خرابات پہ چھائی ہے گھٹا
رِند ساقی سے بِھڑے ہیں مجھے معلوم نہیں

رات کچھ شور تو اُٹھا تھا چمن سے لیکن
آشیاں کتنے جلے ہیں مجھے معلوم نہیں

اِس تمنّا میں کہ اعجازِ مسیحا دیکھیں
شہر بیمار ہوئے ہیں مجھے معلوم نہیں

جو تری چشمِ عنایت کے طلبگار نہ تھے
وہ بھی خوشحال رہے ہیں مجھے معلوم نہیں

سر تو جھکتے ہیں شب و روز خدا کے آگے
یوں کبھی دِل بھی جھُکے ہیں مجھے معلوم نہیں

کون لایا ہے مبشر یہ غزل کا خاکہ
کِس نے یہ رنگ بھرے ہیں مجھے معلوم نہیں

(مبشر احمد راجیکی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصاف اور رواداری کے سب سے بڑے علمبردار

محترم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بقول ایک شاعر خدا تو نہیں لیکن اپنی صفات اور مقام کے لحاظ سے خدانما ضرور ہیں جیسا کہ ذیل کے اشعار سے ظاہر ہے

محمد عربی بادشاہ ہر دوسرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

آپ کی تاثیر قدسی سے عرب قوم جو شرک اور بت پرستی کی ضلالت میں مبتلا تھی دوبارہ جادۂ توحید پر قائم ہوئی۔ خود آپ کی سوانح حیات اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کر دکھاتی ہے کہ آپ ہی سارے نبیوں کے فخر اور تاج ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام آپ کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:۔

"آپ آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلمانی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ ص۵۶۷ حاشیہ در حاشیہ ۳)

یہ حقیقت ہے کہ افضل البشر اور خیر الناس کا خطاب آپ کے وجود باجود کے سوا کسی اور انسان پر اطلاق نہیں پا سکتا۔ آپ ہی کی وہ عظیم المرتبت شخصیت ہے جسے زندگی کے تمام نشیب و فراز طے کرنے پڑے تاکہ آپ اپنی امت کے لئے زندگی کے ہر شعبہ میں اسوۂ حسنہ ٹھہریں۔

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(احزاب)

کہ اے مومنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ جو جملہ انسانی شعبہ ہائے حیات پر حاوی ہے اور تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کر تم فلاح دارین حاصل کر سکتے ہو۔ اب آپ کی زندگی کے متعدد اور گوناگوں پہلوؤں سے صرف دو کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے ایک انصاف اور دوسرے رواداری۔

انصاف

عرب فطرتی طور پر جنگجو انتقام پسند اور خونریزی کے دلدادہ تھے۔ معمولی اختلاف پر ان کی تلواریں نیام سے باہر آجاتی تھیں۔ ایسی قوم کی اصلاح کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ تاہم آپ نے اپنے اخلاق عالیہ اور بے مثال اوصاف حسنہ سے ان کے دل موہ لیتے۔ صحابہ کرام آپ کے ہر ارشاد کو واجب التعمیل سمجھتے۔ آپ کے ہر قول اور فعل کو حرز جان بنائے رکھتے۔ آپ کی ذات میں انصاف و عدل اتنا پایا جاتا تھا جس کی نظیر دوسروں میں تلاش کرنا لاحاصل ہے عربوں میں لحاظ داری اقرباء پروری سفارش کو قبول کرنا ایک معمول تھا اگر قبیلہ کا کوئی بڑا آدمی کسی جرم کا مرتکب ہوتا تو ارباب حل و عقد اغماض سے کام لیتے اور اگر کوئی غریب اس جرم کا ارتکاب کرتا تو وہ اس کی سزا سے بچ نہ سکتا تھا ایک مرتبہ ایک بڑے اور متمول خاندان بنی مخزومیہ کی ایک عورت نے اپنے کسی پڑوسی کا ہار چرا لیا اور شریعت اسلامی کی رو سے اس کا ہاتھ کاٹا جانا چاہیئے تھا۔ بعض عربوں میں اس بناء پر ہیجان پیدا ہوا کہ ایک بڑے متمول خاندان کی اس میں ذلت اور رسوائی ہو گی۔ انہوں نے چاہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور درخواست کریں کہ اس عورت کو بوجہ اس کے اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنے کے معاف کر دیا جائے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جن سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑا پیار کرتے تھے کو منتخب کیا گیا اور ان کے ذریعہ حضور پُر نور کے حضور اس عورت کے لئے سفارش کرنے کی تجویز ٹھہری۔ چنانچہ اسامہ آنحضرت کے حضور حاضر ہوئے اور اس تعلق میں بات کرنے کے لئے زبان کھولی ہی تھی کہ آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ اے اسامہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ سزاؤں میں تو مجھ سے سفارش کرتا ہے۔ پھر آپ نے پُر معارف کلمات پر مشتمل ایک تقریر فرمائی۔ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا

(البخاری کتاب الحدود)

اے لوگو یہ پہلی قومیں اس طرح تباہ ہوئیں کہ جب کوئی بڑا چوری کرتا تو وہ اس سے درگزر کرتے اور اگر کوئی چھوٹا (غریب) اس جرم کا مرتکب ہو جاتا تو اس پر حد قائم کرتے (سزا دیتے) خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہؓ سے بھی اس جرم کا ارتکاب ہو جاتا تو محمد ضرور اس کا ہاتھ کٹوا دیتا۔

چنانچہ آپ نے مجرمہ کا ہاتھ کاٹ دیئے جانے کا ارشاد فرمایا اور ارشاد کی تعمیل کر دی گئی۔

اسی طرح آثار میں آتا ہے کہ جنگِ بدر کے موقع پر جب کفار مکہ کو شکست ہوئی اور ان کے ستر آدمی مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے تو ان قیدیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عم حضرت عباسؓ بھی تھے۔ چنانچہ دوسرے قیدیوں کی طرح ان کی بھی مشکیں کسی گئیں جس کی تکلیف سے وہ کراہتے۔ ان کے اس کراہنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی تکلیف ہوتی تھی اور قلبی طور پر آپ بڑی کوفت محسوس فرماتے تھے۔ صحابہؓ کو حضور کی اس کیفیت کا جب علم ہوا تو انہوں نے حضرت عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ اس سے ان کے کراہنے کی آواز رک گئی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ اب عباس کے کراہنے کی آواز کیوں نہیں آتی۔ عرض کیا گیا کہ ان کی مشکیں ڈھیلی کر دی گئی ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کیوں؟ اگر ان کی رسیاں ڈھیلی کرنی ہیں تو پھر سارے ہی قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دی جائیں ورنہ عباس کو بھی یہ رعایت نہ دی جائے

اللہ اللہ یہ ہے میزان عدل و انصاف کہ آپ کے ایوانِ عدالت میں ادنیٰ و اعلیٰ، عرب و عجم، شاہ و گدا سب ہی برابر تھے۔ اور سب ہی سے انصاف و عدل کا معاملہ ہوتا تھا اور کسی کی بھی رو رعایت نہیں کی جاتی تھی۔

عدل و انصاف کے پرکھنے کا ایک اور بھی ذریعہ ہے اور وہ ہے غیروں کے ساتھ معاملات میں آپ کا طرزِ عمل۔ اس پہلو میں بھی آپ کا عادلانہ اور منصفانہ عمل بے مثال نظر آتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے کچھ صحابہ کو مدینہ سے باہر خبر رسانی کے لئے بھجوایا۔ دشمن کے کچھ آدمی اس دوران میں ان کے سامنے آگئے۔ انہوں نے اس خیال سے کہ اگر ان لوگوں نے ہمارے بارہ میں کفار کو بتا دیا تو اصل مقصد ہی فوت ہو جائے گا اور خطرہ بھی پیدا ہو جائے گا۔ ان پر حملہ کر دیا لیکن حملہ کے وقت دشمن اور مسلمان دونوں ہی حرم کی حدود میں تھے۔ ان میں سے ایک شخص مارا گیا۔ اس پر کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ ہمارے آدمیوں کو حرم کے اندر مارا گیا ہے جو جائز نہیں ہے آپ نے اسے تسلیم کیا اور خون بہا دیا۔

رواداری

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے رواداری کے بارہ میں اپنی امت کو جو ہدایات دی ہیں۔ وہ بھی تاریخ کا زریں باب ہے

آپ غیروں سے اور اپنوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطف و کرم سے پیش آتے اور کسی کی بھی دل شکنی نہ ہونے دیتے تھے۔ مذہب کے بارہ میں ہدایت تھی کہ کسی سے تعرض نہ کیا جائے گا۔ کسی کے مذہبی معاملہ میں دخل اندازی مطلقاً پسند نہ فرماتے تھے۔ نجران کے عیسائیوں کا وفد جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اطاعت قبول کر کے جزیہ دینا قبول کیا تو انہیں ایک عہد نامہ تحریر کروا کر مرحمت فرمایا۔ اس معاہدہ کی اہم شق یہ تھی کہ

"نجران والوں کو خدا اور محمد (رسول اللہ) کی حفاظت حاصل ہوگی۔ جان اور مذہب میں اور جائیداد اور ان سب کو جو حاضر ہیں یا غائب ہیں قبیلہ ہیں یا قبیلہ کے متبع ہیں ان کے حکم میں کوئی تغیر نہیں کیا جائے گا اور جو کچھ ان کے قبضہ میں ہے خواہ زیادہ یا کم اسے بدلا نہیں جائے گا گذشتہ زمانہ کے شکوک و شبہات یا قتل کے مقدمات ان پر نہیں چلائے جائیں گے وہ بیگار میں نہیں پکڑے جائیں گے۔ نہ ان سے عشر لیا جائیگا اور نہ ان کے علاقہ سے فوج اسلامی گذرے گی"۔

اس رواداری کے نتیجہ میں نجران کے بہت سے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے جن میں عیسائیوں کے بعض لاٹ پادری بھی تھے اسی طرح نجران کا ایک اور وفد جس کا ہیڈ لاٹ پادری ابو الحارث تھا جس کا شاہ روم بھی احترام کرتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تبادلہ خیالات کیا۔ گفتگو لمبی ہو گئی۔ تو اس وفد یا اس کے لیڈر نے حضور سے نماز ادا کرنے کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت چاہی اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ ہماری مسجد ذکر خدا کے لئے بنائی گئی ہے۔ آپ اپنی عبادت یہیں کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی عبادت مسجد نبوی میں ہی کی۔ (سیرۃ ابن ہشام ... طبقات ابن سعد ...)

یہ ہیں انصاف اور رواداری کے بہترین علمبردار جنکی شان میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رقم فرماتے ہیں

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود و سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس جیسا کہ حق شناخت کا ہے اسکے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اسکو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

ایک عظیم الشان تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"وقف کی تحریک اسلام کی اشاعت کے لئے ایک عظیم الشان تحریک ہے اگر وقف کی تحریک مضبوط ہو جائے اور نسلاً بعد نسلٍ ہماری جماعت کے نوجوان خدمتِ دین کے لئے آگے بڑھتے رہیں تو سینکڑوں نہیں ہزاروں سال تک تبلیغ اسلام کا سلسلہ قائم رہ سکتا ہے اس غرض کے لئے میں نے متواتر جماعت پر وقف کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے مگر اب میرا ارادہ ہے کہ جماعت سے خاندانی طور پر وقفِ اولاد کا مطالبہ کروں یعنی ہر خاندان کے افراد اپنی طرف سے ایک ایک نوجوان کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گے اور اس میں کبھی کوتاہی نہیں کریں گے ... اب فصل تیار ہے صرف اس کے کاٹنے والوں کی ضرورت ہے اور یہ مبالغہ ۲۲

اذکروا موتاکم بالخیر

چوہدری فتح محمد صاحب چیمہ

اخویم چوہدری فتح محمد صاحب چیمہ موضع ڈلاور چیمہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ جو ایک نہایت مخلص احمدی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی تھے چند روز بیمار رہنے کے بعد ۱۱ جنوری ۶۶ء کو تقریباً ۷۲ سال کی عمر پاکر اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک فرزند چوہدری محمد حسین چیمہ چار پوتے اور دو پوتیاں چھوڑی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے سب نہایت مخلص احمدی ہیں۔

مرحوم اوائل عمر میں زیرک انسان تھے غریب پرور، دکھیوں کے ہمدرد۔ خدا پرست اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے اپنی برادری میں نہایت معزز اور مقبول تھے۔ چونکہ منصف مزاج تھے اسلئے گاؤں اور علاقہ کے لوگ اپنے جھگڑے فیصل کروانے کے لئے اُن کے پاس لاتے۔ مرحوم ہمیشہ سچائی کا ساتھ دینے کے عادی تھے اور عدل کرنے والے مشہور تھے۔

۱۹۵۲ء میں آپ کو تحقیق کا خیال پیدا ہوا۔ اُن کے ایک محترم دوست ڈاکٹر نذیر احمد صاحب تھے اُن سے اس بارے میں بہت مدد ملی۔ آخر کار تحقیق حق کی غرض سے ربوہ تشریف لے گئے علماء سلسلہ سے گفتگو کی۔ مساجد میں نمازیں پنجوقتہ بحکم خدا اور رسول اکرم جماعت کو ادا کرتے دیکھا۔ حتیٰ کہ نماز تہجد کا التزام دیکھ کر حیران رہ گئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی۔ گاؤں واپس جا کر مشاہدات بیان کئے اور انہیں کہا کہ اب میں بیعت ضرور کروں گا اور بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ زندگی کے بقیہ ایام تبلیغ میں مصروف رہے اور کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ غریب ہو یا امیر معزز ہو یا حقیر ہر ایک کی خدمت اپنا شعار بنائے رکھا۔

بحیثیت پریذیڈنٹ جماعت مقامی اچھی خدمت بجا لانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ آخر پر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین

(ڈاکٹر احمد حسن چیمہ سرگودھا روڈ گوجرانوالہ)

نصرت راشدی صاحبہ مرحومہ

سیالکوٹ کی احمدی خواتین میں باجی نصرت راشدی کو ایک خاص مقام حاصل تھا وہ اسلام اور احمدیت کے جذبہ سے سرشار تھیں۔ انہوں نے صدر لجنہ کا عہدہ سنبھالتے ہی خود کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا انہوں نے نہ صرف احمدیہ سکول میں اجلاس کروائے بلکہ اپنے گھر کو بھی دین کی مجالس سے آباد رکھا۔ ان کی سرپرستی میں سیالکوٹ کی لجنہ چاک و چوبند تھیں وہ ہر مجلس کی روح رواں تھیں۔ جب وہ لائلپور تشریف لے گئیں تو مجالس کی رونق ختم ہو گئی۔ صدر کے فرائض سے سبکدوش ہونے کے باوجود انہوں نے اپنے جذبہ کو قائم رکھتے ہوئے احمدیت اور اسلام کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جب سیالکوٹ میں جماعتی سرگرمیاں تیز ہو جائیں۔ میرے پاس اس سے زیادہ الفاظ نہیں جن سے میں ان کی خدمات کو قلمبند کر سکوں خاکسارہ کو تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے لئے ہمیشہ یاد فرماتیں

آخر میں خدائے بزرگ و برتر کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ مرحومہ کو مقام علیین عطا کرے اور ان کے لواحقین کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین اور ان کے بتائے ہوئے زرّیں اصولوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عزیزہ شمس
بی اے۔ بی۔ ایڈ ... سیالکوٹ

۲۲ نہیں واقعہ ہے"!!

(الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

وکیل الدیوان
تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

معاونین خصوصی جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کی قربانیاں پیش کی ہیں ان کی تازہ فہرست بغرض دعا شائع کی جاتی ہے۔ سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۱-	مکرم ڈاکٹر میجر عبدالغفور صاحب	سرگودھا	۱۰۲۵/-
۲-	" ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	"	۱۲۱۴/-
۳-	مکرمہ ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	"	۱۰۱۲/-
۴-	مکرم عبداللطیف صاحب پراچہ	"	۱۰۰۰/-
۵-	" میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ	"	۱۳۰۰/-
۶-	" چوہدری نذیر حسین صاحب	بھلوال	۱۰۵۰/-
۷-	" کرنل غلام رسول صاحب ورک	"	۱۰۵۰/-
۸-	" چوہدری بشیر احمد صاحب بمعہ لواحقین	خوشاب	۱۱۰۰/-
۹-	" " رفیق احمد صاحب معہ اہلیہ و بچگان	"	۱۱۰۰/-
۱۰-	" " مختار احمد صاحب معہ لواحقین	"	۱۰۵۴/-
۱۱-	" ملک غلام محمد صاحب سوبھی	سلانوالی	۱۰۰۰/-
۱۲-	" " خان محمد صاحب سوبھی	"	۱۰۰۰/-
۱۳-	" چوہدری رشید احمد صاحب چک ۸ شمالی ضلع سرگودھا		۲۰۶۰/-
۱۴-	" " محمود انور صاحب و برادران چک ۹۵ شمالی	"	۲۶۰۰/-
۱۵-	" ڈاکٹر محمد بخش صاحب	جھنگ صدر	۱۰۰۰/-
۱۶-	" چوہدری محمد صادق صاحب چک ۶۲ شرقی ضلع لائل پور		۱۰۸۰/-
۱۷-	" " محمد اکبر صاحب چک ۵۹۱ گنگاپور	"	۱۰۰۵/-
۱۸-	" " سلطان احمد صاحب چک ۲۳۳ کوٹھی جھنڈا سنگھ	"	۲۰۰۰/-
۱۹-	" " پیدائش اللہ صاحب چک ۵۶۵ ضلع لائل پور		۱۰۰۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نتیجہ کل ربوہ مقابلہ حسن قرأت

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ چار بجے سہ پہر الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام کل ربوہ مقابلہ حسن قرأت منعقد ہوا جس میں ربوہ اور بیرون ربوہ سے احباب نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض مکرم قاری محمد عاشق صاحب استاذ الجامعہ، مکرم ملک مبارک احمد صاحب استاذ الجامعہ اور مکرم حبیب اللہ صاحب احمدی استاذ الجامعہ نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد "قواعد مقابلہ حسن قرأت" پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد مقابلے کا آغاز ہوا جو سامعین نے بڑی دلجمعی سے سنا۔

منصفین کرام کے فیصلے کے مطابق:-

اوّل :- حافظ عارف اللہ آف سانگلہ ہل

دوم :- قمر الدین انڈونیشین — الفصل الخاص جامعہ احمدیہ ربوہ

" :- حافظ عبدالوہاب " " "

سوم :- حافظ برہان محمد — درجہ ممہدہ "

قرار پائے اور حوصلہ افزائی کا انعام محمد یوسف متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو ملا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(نائب الامین الاوّل للجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال خدام کے سالانہ امتحانات ۲۰ اور ۲۲ مئی کو ہو رہے ہیں اور اطفال کے ۲۷/۲۹ مئی کو ہو رہے ہیں۔ قارئین کرام اپنے خدام و اطفال کو پوری تیاری کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ سرگودھا شہر کا جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۷۷ء بروز اتوار احمدیہ جامع مسجد سرگودھا شہر میں زیر صدارت محترم صوبائی امیر مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ خاکسار محمد اقبال پراچہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے تلاوت کی اور مکرم شعیب احمد جنجوعہ نے نظم پڑھی۔

اس کے بعد سید اویس احمد جنجوعہ نے "مصلح موعود" کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور محترم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" پر تقریر فرمائی۔ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب نے "مصلح موعود غیروں کی نظر میں" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازیں محترم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ مربی ضلع سرگودھا نے "پیشگوئی مصلح موعود" کے سب پہلوؤں پر فاضلانہ تقریر کی۔ آخر میں صدر اجلاس محترم مرزا عبدالحق صاحب نے حضرت مصلح موعود کی سیرت طیبہ پر اپنے دلچسپ مشاہدات بیان فرمائے اور دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ سرگودھا)

مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان ہے۔ (شعب ابی طالب)۔ الفاظ ۳ ہزار سے ۵ ہزار تک ہوں گے۔

آخری تاریخ ۳۰ جون کو ہو گی۔ ہر شہری مجلس کم از کم ایک خادم ضرور تیار کرے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم رشید احمد صاحب چک 39/12-L ضلع ساہیوال کی ممانی صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

۲- مکرم سیف علی صاحب شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کی والدہ محترمہ دو ماہ سے بعارضہ ذیابیطس و خرابی جگر بیمار ہیں اور لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال حیدر آباد میں زیر علاج ہیں۔

۳- مکرم حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کی دائیں آنکھ میں زخم ہو جانے کی وجہ سے سفیدی پیدا ہو گئی ہے جس کا بینائی پر بُرا اثر پڑا ہے نیز ان کے بھتیجے مکرم خلیل احمد صاحب کارکن بیت المال ربوہ آنکھوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

۴- مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب حنیف دارالعلوم غربی ربوہ کی بچی چار ماہ سے جھلس جانے کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے ایک ماہ سے گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ گلے کا اپریشن ہوا ہے۔

۵- مکرم غلام یاسین صاحب ہجکہ ضلع سرگودھا کے لڑکے عزیز ظفر سلیم کے اعضاء پر سات سال قبل تپ محرقہ کی وجہ سے شدید اثر پڑا تھا ابھی تک اُٹھنے بیٹھنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

شفتل اور برسیم سے ہونے والے

اپھارہ

سے جانور منٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے
اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے
جانوروں کی حفاظت کا رسالہ
۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں
کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوایئے
کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ صلح/جنوری کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری جلد ارسال فرمائیں۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سیمینار برّاعظم یورپ منعقدہ جامعہ احمدیہ ربوہ

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام سیمینار برّاعظم یورپ ۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ امان/ مارچ ۱۳۵۶ہش ۱۹۷۷ء منعقد ہو رہا ہے۔ احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔ پروگرام حسبِ ذیل ہے۔

۱۴ امان (مارچ) —— پہلا دن —— بروز سوموار

تلاوتِ قرآن و رپورٹ سیمینار

افتتاحی خطاب

یورپ کے متعلق ہمیں کیا جاننا چاہیئے — محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

یورپ کا عمومی تعارف — ″ سید میر محمود احمد ناصر صاحب سابق مبلغ انگلستان

تاریخ یورپ پر ایک نظر — ″ سعود احمد خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اختتامی خطاب صدر اجلاس

۱۵ امان (مارچ) —— دوسرا دن —— بروز منگل

تلاوتِ قرآن کریم

ہالینڈ کے عمومی حالات — از قلم محترم عبدالحکیم اکمل صاحب مبلغ ہالینڈ

سوئٹزرلینڈ کے عمومی حالات — محترم محمد اسمٰعیل صاحب منیر استاذ الجامعہ

سکنڈے نیوین ممالک کے عمومی حالات — ″ منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ سویڈن

جرمنی کے عمومی حالات — از قلم محترم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ جرمنی

اختتامی خطاب صدر اجلاس

۱۶ امان (مارچ) تیسرا دن بروز بدھ

تلاوتِ قرآن کریم

ہالینڈ میں اسلام — از قلم محترم عبدالحکیم اکمل صاحب مبلغ ہالینڈ

انگلستان میں اسلام — محترم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان

جرمنی میں اسلام — ″ فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اہلِ یورپ کے نظریات میں تبدیلی — ″ محمد شفیق قیصر صاحب

اختتامی خطاب صدر اجلاس

اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے حالیہ دورۂ یورپ کی متحرک فلم دکھائی جائے گی۔

۱۷ امان (مارچ) —— چوتھا دن —— بروز جمعرات

تلاوت قرآن کریم

یورپ کی علمی ترقی — محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

یورپ میں اسلام کے اثرات — ″ سعود احمد خان صاحب ″

یورپ میں اسلام کا مستقبل — ″ مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل ربوہ

اختتامی خطاب صدر اجلاس

نوٹ:- سیمینار کا پروگرام جامعہ ہال میں روزانہ ساڑھے چار بجے شام شروع ہوگا اور نصف گھنٹے کے ہر مقالہ کے بعد سوالات کا موقع دیا جائے گا۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

”گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے“؟

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ بالا موضوع پر یہ عظیم الشان مضمون پہلی مرتبہ کتابی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

یہ وہ عظیم الشان مضمون ہے جو رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ اردو میں ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا تھا اور مسلمانوں اور غیر مسلموں میں بہت مقبول ہوا۔ مشہور روسی مصنف کونٹ ٹالسٹائی نے بھی اس مضمون کو بہت پسند کیا۔ یہ کتابچہ محدود تعداد میں طبع کروایا جا رہا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اپنی کاپی ریزرو کروالیں۔

نیز خدام بھائیوں کے ماہ مارچ ۱۹۷۷ء کے مطالعہ کے لئے بھی کتاب ”فتح اسلام“ کی جگہ یہ کتابچہ رکھا گیا ہے۔ مجالس اپنے خدام کے لئے منگوا کر ان کو مطالعہ کے لئے دیں۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے

دورۂ یورپ و امریکہ کے ایمان پرور مناظر کی نمائش

احباب کو معلوم ہے کہ گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ یورپ و امریکہ کے نتیجہ میں کس قدر وسیع پیمانے پر تبلیغ اسلام کے مواقع پیدا ہوئے اور بے شمار لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ ان ایمان پرور مناظر پر مشتمل سلائیڈز کی نمائش کا اہتمام حال ہی میں حسب ذیل جماعتوں میں کیا گیا۔

جہلم۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ مردان

حاضرین ان پاکیزہ مناظر سے اور تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی مساعی سے بے حد متاثر ہوئے اور غیر از جماعت دوستوں کی غلط فہمیاں رفع ہوئیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

محترم حکیم عبدالکریم صاحب جھنگ صدر وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم حکیم عبدالکریم صاحب (محلہ بابو والہ جھنگ صدر) قریباً دو ماہ شدید بیمار رہنے کے بعد ۱۸ فروری ۱۹۷۷ء بروز جمعہ بوقت سوا تین بجے صبح بعمر ۹۰ سال اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم جماعت احمدیہ جھنگ صدر کے قدیمی بزرگوں میں سے تھے۔ بہت مخلص، اسلام اور احمدیت کے فدائی اور دعا گو بزرگ تھے۔ مقامی طور پر جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔

آپ نے ایک بیٹی، چار فرزند (حکیم محمد زاہد صاحب جھنگ شہر، حکیم محمد کامل صاحب، ڈاکٹر عبدالواحد صاحب اور محمد راشد صاحب آف سٹیٹ لائف انشورنس لاہور) اور ۲۳ پوتے پوتیاں اور نواسے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم قاضی محمد یوسف صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر وکالت تبشیر گزشتہ چند روز سے نکسیر پھوٹ جانے کی وجہ سے بیمار رہے اور بیماری کی شدت کے پیشِ نظر لائل پور انہیں لیجایا گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (حسن محمد خان نائب وکیل التبشیر)

۲۔ محترم میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ جو چند ماہ قبل لندن سے تشریف لائے تھے ۲۴ فروری کو واپس روانہ ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔

۳۔ خاکسار کا محکمانہ کیس اب آخری مراحل میں سے گزر رہا ہے اور آخری فیصلہ ہونیوالا ہے احباب کرام باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد انور ہاشمی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان)

۴۔ میری صحت کچھ عرصہ سے ٹھیک نہیں رہتی اور میں مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار رہتا ہوں۔ احباب جماعت میری صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالغفور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واروک شائر۔ انگلستان)

۵۔ خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم سردار محمود احمد فرید کو سائیکل پر سے گرنے کی وجہ سے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار نور احمد مرتضیٰ واقفِ زندگی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں۔ مینجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ